مترجمہ مولانا محمد اسحاق رونق

ڈاکٹر محمد احمد صدیقی نے اپنی چھوٹی لڑکی (دو سالہ) سراج فاطمہ کا مرثیہ کہا

کریں ہم بہا اشک لے دیدۂ تر   سراج فروزاں کی خاموشیوں پر
رلا چشم تر سب کو پیہم رلا تو   جدائی میں اسکی قیامت اٹھا تو
ضیا بخش ہوگی نہ ہرگز یہاں وہ   دوبارہ نظر آئے گی اب کہاں وہ
نہیں چوم سکتا کبھی میں سر اسکا   یہ اس زندگی میں میسر نہ ہوگا
ہوئے ٹکڑے سو میرے قلب حزیں کے   خبر دی جو مرنے کی اس مہ جبیں کے
بسر کرتی ہے اسکی اب اس طرح ماں   شب و روز مضطر شب و روز گریاں
گریباں کئے چاک فرط الم میں   کیا مبتلا غمگساروں کو غم میں
قریب اسکے یہ عورتیں جب تلک ہیں   سبھی نوحہ خواں ہیں سبھی نوحہ گر ہیں
سبھی اسکے ہمراہ ماتم کناں ہیں   لگاتار آنکھوں سے آنسو رواں ہیں

نيران حزن أضرمت بقلبها بمناجيه
تبكي عليك شجرة وتسهر الليالية
إن الأنين والرنين والحنين كاويه
في قلبها لزفرة رائحة وغاديه
في كل ليل لا يلي لا باكيه إلا هيه
من الكروب دائما فإنها لذاكيه
كأنه تمكنت بقلبها الزبانيه
وهل علمت ما هيه في القلب نار حاميه
يا موت ما أجفاك من معان جفانيه
مذ غبت عني يا ابني شئون عيني جاريه
قد عيل صبري يا ابني فهل لنا مواسيه
ويلي عليك وبيلة واحسرتا يا قاصيه
ومذ مرضت بغتة أني فقدت العافيه
أتبعت ما حازت يدي لم يغن عني ماليه

وہ ہے مشتعل آتش رنج و کلفت نہیں پاتا اک لمحہ دل اُسکا راحت
ترے غم میں روتی ہی رہتی ہے دن بھر بسر کرتی ہے راتیں بیدار ہو کر
یہ رونے کی آواز پر درد و مضطر لگاتی ہے سو داغ دل پر جگر پر
ترا درد و غم دل میں آٹھوں پہر ہے ترے غم میں بیتاب شام و سحر ہے
ہوئی رات تاریک جب در کالی سوا اُس کے کوئی نہیں رونے والی
مسلسل غموں سے عجب بیکلی ہے شب و روز وہ شمع سی جل رہی ہے
شب و روز عالم ہے وہ اسکے دل کا فرشتے مسلط ہیں دوزخ کے گویا
خبر ہے تجھے کچھ یہ کیا ماجرا ہے کوئی شعلہ دل میں ہے جو جل رہا ہے
کوئی تجھ سا لے موت ظالم نہیں ہے عدو سے ستمگار بہتر کہیں ہے
ہوئی تو جدا جب سے بیت خوش رو بہے جاتے ہیں ان آنکھوں سے آنسو
رہا صبر کا بھی نہ باقی سہارا کوئی ہے تسلی مجھے دینے والا
تری حسرتوں سے رہا میں نہ خالی صد افسوس مجھ سے جدا ہونے والی
ہوا جب سے حملہ وہ تجھ پہ مرض کا کبھی میں نے دم بھر نہ آرام پایا
کیا خرچ میں نے جو کچھ مال و زر تھا کوئی فائدہ اس کا لیکن نہ دیکھا

لَمْ يَنْفَعِ الطَّبِيبُ إِذْ أَتَتْ عَلَيْكِ القَاضِيَهْ
عَايَنْتِنَا ثُلَيْلَةً مُضِيئَةً وَضَائِيَهْ
لَبِثْتِ فِينَا لَمْعَ بَرْقٍ فِي السَّحَابِ السَّارِيَهْ
أَوْ كَالشَّرَارِ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ يَا سِرَاجِيَهْ
أَوْ كَنَسِيمِ الصُّبْحِ فِي أَيَّامِ حَرٍّ حَامِيَهْ
أَوْ كَزُهَيْرَةٍ تُرَى قَبْلَ الزُّهَاءِ ذَاوِيَهْ
أَمَا ذَكَرْتِ يَا ابْنَتِي أَوْ صِرْتِ أَنْتِ نَاسِيَهْ
إِذْ جِئْتُ مِنْ كُلِّيَّتِي فَكُنْتِ أَنْتِ آتِيَهْ
إِلَى أَبِيكِ دَائِمًا بَاسِمَةً وَسَاعِيَهْ
دَائِعَةً هُمُومَهُ فَمَا لَهُ مِنْ آسِيَهْ
الآنَ مَنْ يَأْتِي إِلَيَّ ضَاحِكًا بِبَابِيَهْ
الآنَ مَنْ يَسْخَطُنَا مُوَلِّيًا فِي زَاوِيَهْ
بِنْتُ أَخٍ فَارَقْتِنَا فَهَلْ لَنَا مِنْ بَاقِيَهْ
كَأَنَّهَا ضَنَّتْ عَلَى أَيَّامِهَا يَا نَائِيَهْ

نہ پہنچا طبیبوں سے پھر نفع کوئی　　قضا ڈھونڈھتی تیرے سر پر جو پہنچی

بسر ہم میں کی زندگی تھوڑی مدت　　سراج منیر و منور کی صورت

رہی ہم میں یا تو صورت برق مضطر　　جو غائب ہوئی یا دل میں فوراً چمک کر

نظر آئی اس طرح اے ماہ پارہ　　کہ شب تار میں جیسے اڑتا ستارہ

دم صبح یا فصل گرما میں جیسے　　نسیم سحر چلتی ہے ہلکے ہلکے

مرے پاس مثل شگوفہ رہی تو　　مگر بن کھلے ہائے مرجھا گئی تو

تجھے یاد کچھ اب ہے اے نیک دختر　　فراموش یا کر گئی تو سراسر

یونیورسٹی سے جب آتا تھا میں گھر　　محبت سے آتی تھی بے چین ہو کر

ہمیشہ مرے پاس یکبارگی تو　　تبسم وہ کرتی ہوئی دوڑتی تو

پریشانیوں کو مرے دور کرتی　　مگر حیف اب ہے نہ غمخوار کوئی

اب آئے گی میری طرف کون اٹھ کر　　وہ پہنچے گی ہنستی ہوئی کون در پر

خفا ہوگی روٹھے گی اب کون مجھ سے　　کھڑی ہوگی اب کون رستے میں گھر کے

ہلی تو بھی بھائی کے بعد اپنے رخصت　　رہا کچھ نہ باقی بجز رنج و حسرت

مصیبت پہ پھر اک مصیبت ہے آئی　　کہوں تجھ سے کیا حال اے جانے والی

قَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ أَرَاكِ لِلْهُمُومِ شَافِيَةْ
وَمَا ظَنَنْتُ أَنَّنَا نَصْلَى بِنَارٍ حَامِيَةْ
لَوْ كُنْتِ فِيمَنْ بَيْنَنَا فِي رَاحَةٍ وَعَافِيَةْ
وَلَمْ يَكُنْ لِي مَا سِوَا مُوَيْهَةٍ مِن صَافِيَةْ
وَقِطْعَةٍ يَابِسَةٍ مِنْ خُبْزَةٍ وَنَاحِيَةْ
لَكَانَ خَيْرًا مِنْ حَيَاةٍ فِي الْقُصُورِ الْعَالِيَةْ
هَلْ لَنْ أَرَاكِ يَا ابْنَتِي لَاعِبَةً وَلَاهِيَةْ
مُفْرِحَةً فَرْحَانَةً سَاعِيَةً وَرَائِيَةْ
وَهٰهُنَا لُعَيْبَةٌ وَلَا أَرَى مُلَاهِيَةْ
وَكُنْتِ نُورَ عَيْنِنَا فَأَيْنَ أَنْتِ نَاوِيَةْ
أَنِّي حَلَلْتِ فِي الثَّرَى وَصِرْتِ فِيهِ ثَاوِيَةْ
سَاكِنَةً صَامِتَةً مَسْتُورَةً وَرَاضِيَةْ
فِي جَوْفِهِ الْحَمْرَى لَسْنَا لِغَيْرِ اللهِ رَاجِيَةْ
كَيْ نَشْفِكِ نَظْرَةً تَلَطُّفًا بِسَرَاحِيَةْ

سمجھتا تھا دل تجھ سے مسرور ہوگا تجھے دیکھ کر میرا غم دور ہوگا
خبر کب تھی اس کی بسر یوں کرونگا کہ میں آتش رنج و غم میں جلوں گا
اگر ہم میں تو دل کی راحت بھی ہوتی تجھے عیش کے ساتھ صحت بھی ہوتی
نہ ہوتا میرے پاس اے پیاری بیٹی بجز آب شیریں بجز آب صافی
جو ہوتا بھی تو خشک روٹی کا ٹکڑا جسے بیٹھ کر گھر کے گوشہ میں کھاتا
تو ہوتا کہیں بہتر اس زندگی سے گزرتی جو محلوں میں فرط خوشی سے
کبھی کیا نہ دیکھوں گا اے لخت دل میں تجھے شوق سے کھیل میں مشتغل میں
وہ خوش کرنا سب کو وہ خوش ناچ میں ذرا دوڑنا پیچھے پیچھے خوشی میں
یہ گڑیا تری دیکھ رکھی ہوئی ہے مگر اس سے اب تو کہاں کھیلتی ہے
بتا مجھ کو نور نظر تو خدارا کہاں جانے کا کر رہی ہے ارادہ
پسند آیا کیوں کر یہ گوشہ لحد کا کہ منزل گزیں تو ہوئی آکے تنہا
سکوت و خموشی کا تجھ پر ہے عالم مگر پھر بھی لب پر تبسم ہے ہر دم
خیال اسکا کچھ تجھ کو آتا نہیں کیا کہ چھپا یا ہے اس میں بلا کا اندھیرا
ذرا دیکھنے کی مجھے دے اجازت زراہ کرم اے سراج اپنی صورت

قلوبنا كاظمة ذائبة ودامية
ابيضت العيون من أحزاننا يا قاصية
أخير في عيش لنا إذا أتى بالداهية
أبعدها لذائذ إذا العيون باكية
حياتنا وموتنا لموتها مساوية
بل بعدها يا صاحبي لنا الحياة هاوية
وما ظننت يا ابنتي أني أراك خافية
ولو علمت ما بنا من الكروب القاسية
لما هجرتني ولا تركتني لداهية
ترفقي تلطفي ترحمي بساجية
عظي أباك وعظة مفيدة ووافية
إذا أتت بعينها وخاطبت مواسية
وإنما أوصت به من العظات السامية
نصائح قد رصعت بالآية القرآنية

مرا حال یہ سوز غم سے ہوا ہے　کہ دل خون ہو کر بہا جا رہا ہے
ہوئیں غم میں تیرے سفید آنکھیں میری　کہاں ہے کہاں تو جدا ہونے والی
اب اس زندگی کی مجھے کیا مسرت　جو لائی ہو سر پر بلا کی مصیبت
بغیر اسکے کیا آئے جینے میں لذت　رواں ہر دم آنکھوں سے ہے اشک حسرت
جیوں یا مروں ہیں یہ دونوں برابر　رہی جب نہ دنیا میں وہ نیک اختر
پس مرگ دختر کہوں کیا میں ہمدم　حیات دو روزہ ہے مثل جہنم
گماں بھی نہ تھا اسکا اے نیک بیٹی　مرے جیتے جی ہائے تو یوں مرے گی
خبر تجھ کو ہوتی جو میرے الم کی　مرے درد دل کی مرے رنج و غم کی
تو ہرگز نہ تنہا مجھے چھوڑ جاتی　مرے پاس رہتی مرا غم بھلاتی
دل خستہ کو میرے کچھ دے سہارا　تلطف ترحم سراج اب خدارا
کہ اے لخت دل کچھ پدر کو نصیحت　جو ہو درس رحمت سراپا ہدایت
یہ میں نے کہا تو وہ پھر پاس آئی　تسلی تشفی کی صورت بتائی
وہ پند بلند اور عالی نصیحت　گئے اس نے جو کچھ بطور وصیت
سنے قرآن کے وہ مضامین سارے　جنہیں کر لیں تسلیم ایمان والے

تلفت بالقلوب فل   يعمل بها أناسيه
فاسمعوا وأنصتوا   أنشدها كما هيه
ألا ألا أفق أفق   أقل أنا علانيه
أما ترأت يا أبي   أن النفوس فانيه
فكن صبورا في الدنا   على الخطوب الغاشيه
لكي تقول يا أبي   بعد الحياة الفانيه
يا أهل يوم الحشر ها   ؤم اقرؤا كتابيه
ففيه ما قدمته   من الفعال العاليه
إني ظننت أن أكون   لاقيا حسابيه
ثم أكي تكون داخلا   جنانا عاليه
وتحتها ترى العيون   والنهور جاريه
فاشرب وكل بما عملت في القرون الخاليه
رزقا هنيئا سائغا   من القطوف الدانيه
وإن موتي يا أبي   مشيئة إلهيه

جو کچھ حالتیں دل کی سب سے سنا دیں — عمل جن پہ کرنا ہے لازم بشر کو
سنو خامشی سے جو میں سن چکا ہوں — عیاں ہو سبھوں پر کہ میں جو سنا ہوں
کہا ہوش میں پہلے آپ اپنے آئیں — تو پھر میں کہوں برملا ساری باتیں
یہ مضمون قرآن میں تو پڑھا ہے — جو ہے صاحب نفس اس کو فنا ہے
بسر کیجیے آپ صبر و خوشی سے — کروں عرض جو کچھ خیال اس کا کیجے
کہ میدان محشر میں جس وقت آئیں — تو آپ اہل محشر کو یوں دیں صدائیں
کہ اے حشر والو ادھر آؤ دیکھو — عمل نامہ اچھی طرح میرا پڑھ لو
مرے جتنے اعمال سمجھا تھا کھوٹے — خدا کے کرم سے وہ سب اچھے نکلے
مجھے خوف دنیا میں ہر لحظہ یہ تھا — حساب اپنے کاموں کا دینا پڑیگا
تو پھر آپ محشر سے شاداں چلیں گے — بہشت بریں میں اقامت کریں گے
کہ پائیں میں جس کے نہریں رواں ہیں — وہ بہتے ہوئے چشمے لاکھوں جہاں ہیں
خور و نوش کے واسطے پھر ملے گا — صلہ عہد ماضی کے حسن عمل کا
طعام لذیذ اور رزق کرام — [illegible]
کہوں وجہ کیا اور اپنی قضا کی — مشیت خدا کی تھی مرضی خدا کی

حَتَّى الْمَعَادِ فَانْتَظِرْ فَإِنَّنِي لَلَاقِيَهْ
فَلَا تَنَمْ وَلَا تَنُحْ وَلَا تَكُنْ فِي الْغَاوِيَهْ
فَإِنَّهَا مَعْصِيَةٌ إِلَى الْجَحِيمِ دَاعِيَهْ
أَمَّا الْفِئَاتُ الْبَاغِيَهْ فَلَنْ تَكُونَ نَاجِيَهْ
أَصْغِ إِلَيَّ ابْنَتِي عَنِ الْمَعَاصِي نَاهِيَهْ
إِنَّ الْأُنَاسَ أَجْمَعِينَ فِي الْعُصُورِ الْمَاضِيَهْ
لَمَّا عَصَوْا فَأُهْلِكُوا فَهَلْ لَهُمْ مِنْ بَاقِيَهْ
فَاعْصِ الْهَوَى وَارْمِ مَعًا صِيتَهُ بِعَيْنٍ قَالِيَهْ
أَلَا تَرَى عَادًا فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ عَاتِيَهْ
كَأَنَّهُمْ بِبَدَنِهِمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَهْ
فِي ثَمُودَ إِذْ عَتَوْا كَمَا تَرَى بِالطَّاغِيَهْ
فَهَذِهِ تَذْكِرَةٌ فَعُوا بِأُذُنٍ وَاعِيَهْ
طُوبَى لِمَنْ يَحْفَظُهَا فَإِنَّهَا لَكَافِيَهْ

محمد احمد الصديقي

کریں حشر تک انتظار آپ میرا — ملوں گی وہاں میں یہ کرتی ہوں عہد
نہ ماتم مرا کیجیے آپ اصلا — غلط راہ چلیے نہ ہرگز خدارا
یہ رستہ ہے وہ جس پہ چلنا خطا ہے — کہ سوئے جہنم یہ سیدھا گیا ہے
جو قومیں جہاں میں خدا کی ہیں باغی — نجات اُن کی روزِ قیامت نہ ہوگی
مری بات سنیے ذرا گوش دل سے — خطاؤں سے بچیے گناہوں سے بچیے
وہ افراد انسان کے جس قدر تھے — گذشتہ زمانے میں جتنے بشر تھے
خدا کی اطاعت سے جب سرکشی کی — رہا پھر نہ دنیا میں ان میں اک بھی
لہٰذا گناہوں سے بچتے رہو تم — اور ان کو حقارت سے دیکھا کرو تم
رہے عاد والے جہاں میں نہ باقی — فنا ہو گئے جب ہوا سخت آئی
مٹے اپنے جرموں کے باعث وہ ایسے — درخت آندھیوں میں اکھڑ جائے جیسے
ثمود اپنے ہاتھوں ہلاکت کو پہنچے — گناہوں میں حد سے بہت بڑھ گئے تھے
یہ پند و نصیحت ہیں قابل عمل کے — سنو گوش دل سے سنو گوش دل سے
خدائے تبارک اسے شاد رکھے — مری اس نصیحت کو جو یاد رکھے

(کتبہ صدیقی کاتب خستہ قلم امروہوی)

وقال ايضا

ذَهَبْتُ يَوْمًا حَزِنًا اِلَى الْقُبُوْرِ الْبَالِيَه
مُوْحِشَةً سَاكِنَةً حَيْثُ ثَوَتْ سِرَاجِيَه
قُلْتُ لِجِيْرَانٍ لَهَا وَالْعَبَرَاتُ جَارِيَه
يَا سَاكِنِيْ دَارِ الْبِلٰى مُوْحِشَةً وَخَالِيَهْ
هَلْ فِيْكُمْ مِنْ خَابِرٍ عَنْ نُوْرِ عَيْنِي الْبَاكِيَهْ
هِيَ الَّتِيْ عَاشَتْ مَعِيْ فِيْ نِعْمَةٍ وَعَافِيَهْ
اَلْاٰنَ فِيْ جِوَارِكُمْ مُقِيْمَةً وَثَاوِيَهْ
فَلَمْ يُجِيْبُوْنِيْ فَاُبْتُ بِالدُّمُوْعِ الْجَارِيَهْ
اِذْ اَضْرَمُوا الْبُرْكَانَ ثُمَّ اَحْرَقُوا الاماثية
فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهُمْ وَهٰذِهٖ دُعَائِيَهْ

:(نامی پریس ۱۲۱۳ اشتاد گنج الہ آباد):